دل کی بات

اقتصادی بحران، سیاسی عدم استحکام اور کمر توڑ مہنگائی

پاکستان اس وقت تاریخ کے بد ترین اور ایک بڑے اقتصادی بحران کی زد میں ہے۔ خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ پاکستان اس مرتبہ بیرونی قرضوں کی قسط بھی شاید اداء نہ کر سکے۔

ادھر ۱۹ جولائی ۹۸ء کو پیٹرول کی قیمتوں میں ۲۵ فیصد اضافہ سے کمر توڑ مہنگائی نے عوام کی زندگی اجیرن کر دی ہے۔ روز مرہ استعمال کی اشیاء کی قیمتیں عوام کی قوت خرید سے باہر ہو رہی ہیں۔ جنرل سیلز ٹیکس کے خلاف کمیٹیوں، جیولرز اور تاجروں کی مسلسل ہڑتال اور احتجاج سے کاروبار معطل ہو کر رہ گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک میں دہشت گردوں کا راج ہے خصوصاً کراچی میں روزانہ بے گناہ انسان قتل ہو رہے ہیں۔ سیاسی عدم استحکام، ناکام خارجہ پالیسی، داخلی انتشار، اقتصادی بحران، مہنگائی اور قتل و غارت گری...... گویا وطنِ عزیز ایک خوفناک بحران کا شکار ہے۔ جہاں اعلیٰ عدالتوں کے جج، اعلیٰ انتظامی افسران، فوجی جوان اور پولیس کے سپاہی قتل ہو رہے ہوں وہاں عوام میں عدم تحفظ کا احساس پیدا نہیں ہوگا تو اور کیا ہوگا۔ قانون بے حس اور معطل ہوگا تو لوگ قانون کو ہاتھوں میں لیں گے۔ چند افراد کرپٹ ہوں تو حالات بہتر ہو سکتے ہیں لیکن ادارے کرپٹ اور تباہ ہو جائیں تو اصلاحِ احوال کے آثار بھی معدوم ہو جاتے ہیں۔ اسی قسم کی صورتِ حال سے ہم دوچار ہیں۔ بے دین اور بد عنوان سیاسی قیادت کے جرائم کی سزا سارے بھگت رہے ہیں۔ احتجاج، بغاوت، افراتفری اور انتشار اسی کا منطقی نتیجہ ہیں۔

حکمرانوں کے اطمینان بخش بیانات پڑھ سن کر حیرانی ہوتی ہے کہ وہ کس دھڑلے اور ڈھٹائی سے جھوٹ بول رہے ہیں۔ کب تک وہ عوام اور خود اپنے آپ کو دھوکہ دیں گے؟ آخر مطلع صاف ہوگا، غبار چھٹ جائے گا اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ گھوڑے پر سوار ہیں یا گدھے پر!

وزیر اعظم نواز شریف نے گزشتہ ماہ قوم سے خطاب کے دوران جو قومی ایجنڈا پیش کیا اس میں دو اعلانات نہایت اہم تھے۔

کالا باغ ڈیم کی تعمیر اور انگریز کی عطاء کردہ جاگیروں کی ضبطی، نہ ڈیم بننے کے آثار ہیں اور نہ جاگیریں ضبط ہوں گی۔ پھر کہا گیا کہ ہم نادہندگان سے لوٹی ہوئی دولت واپس لیں گے۔ نہ خود قرض لوٹایا نہ دوسروں سے وصول کر سکے۔ ۱۱ جولائی وصولی کی آخری تاریخ تھی اب تک چند افراد ہی قابو آسکے ہیں اور بڑے بد معاش پکڑائی نہیں دے رہے۔ الٹا وہ حکومت اور عدالتوں کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ بے شرمی کی حد یہ ہے کہ بیگم زرداری بے نظیر بھٹو نے ایک بیان میں کہا کہ "نواز شریف نے میری حلال کی دولت منجمد کی ہے" سرے محل اور سوئس اکاؤنٹس، حلال کی دولت سے بنے ہیں؟ حکومت نے کفایت شعاری اور خود انحصاری کی سکیم شروع کی، اس سے پہلے قرض اتارو، ملک سنوارو، پروگرام چلایا...... عوام نے بھر پور ساتھ دیا مگر جمع شدہ دولت کہاں گئی؟ عوام اس سے بے خبر ہیں۔

ان حالات میں چاہیئے تو یہ تھا کہ ملک کی اقتصاد و معاش مضبوط کرنے کے لئے حکومت کوئی جامع منصوبہ بندی